اسیر ہجر

شیزا زاہد کے قلم سے

ناول ہی ناول پبلیشرز

انتباہ!

یہ ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

Novel Hi Novel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

اسیر ہجر

از شیزا زاہد

بارش تڑاتڑ برس رہی تھی ایسا محسوس ہوتا تھا کے آسمان بھی کسی کے غم میں آنسوں بہا رہا ہے بارش کے موٹے موٹے قطرے اسکے چہرے پہ پڑ رہے تھے جسے اسنے اپنے ہاتھوں کے ہالے میں چھپا رکھا تھا اچانک کسی کی آہٹ پہ وہ چونکی وہ سڑک پہ ہی فوٹپاتھ پہ پڑے ایک بنچ پہ بیٹھی تھی جب اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹا کے دیکھا تو ایک گندمی رنگت والی لڑکی اسکے پاس بیٹھی تھی جس نے اسکے اور اپنے اوپر چھتری پکڑ رکھی تھی اسکی آنکھیں بلکل شہد جیسی تھی ہلکے گلابی رنگ کی سلوار قمیض میں ملبوس ہم رنگ دوپٹہ پہنے ہوے تھی جس سے اسنے خود کو ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔۔۔

اسکی سنہری بڑی بڑی آنکھیں حجاب میں نظر آ رہی تھی جو شاید بہت زیادہ رونے کی وجہ سے سرخ ہو چکی تھیں وہ سیاہ رنگ کے عبایا میں ملبوس تھی اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر گندمی رنگت والی لڑکی بے اختیار بول اٹھی

آپ رو رہی ہیں عبایا والی لڑکی نے درد سے چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔۔۔

بعض دفعہ اپنا راز کسی اجنبی کو بتا دینے سے ہمارا دل ہلکا ہو جاتا ہے میرا نام علیزے ہے

گندمی رنگت والی لڑکی نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے کہا آپکا نام کیا ہے اسنے عبایا والی لڑکی سے پوچھا۔۔۔

عقیدت عبایا والی لڑکی درد بھری آواز میں کہا۔۔۔

ماشاءاللہ بہت پیارا نام ہے علیزے نے جواباً کہا۔۔۔

آپکو پتا ہے عقیدت بعض دفعہ زندگی ہمیں ایسے موڑ پے لے آتی ہے جب ہم خود سے بھی سچ نہیں بول پا رہے ہوتے اور اس وقت ہمیں صرف اللہ کی ذات پر یقین رکھنا چاہیے کیوں کے جو ہمیں اس آزمائش تک لایا ہے اس سے نکلنے کا راستہ بھی وہی دکھائے گا

۔۔۔۔۔

آپکو پتا ہے علیزے اس وقت شاید مجھے ایسے ہی کسی اجنبی کی ضرورت تھی جو آپ نے پوری کر دی اپکا بہت شکریہ عقیدت نے علیزے سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

آپکو میرا نہیں اس رب کا شکر کرنا چاہیے جو مجھے وسیلہ بنا کے یہاں تک لا یا علیزے نے جواباً مسکراتے ہوے کہا۔۔۔

بارش اب تھم چکی تھی شاید وہ بھی اسکے غم میں ہی شریک تھی۔۔

میں آپکو گھر تک چھوڑ دوں علیزے نے سامنے کھڑی اپنی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوے کہا۔۔۔

نہیں میرا گھر پاس ہی ہے عقیدت نے جواباً کہا۔۔۔

اور دونوں ایک دوسرے کو خدا حافظ کہتی ہوئی اپنی اپنی منزل کو چل پڑے۔۔۔

عقیدت اس وقت شہر کے ایک عالیشان گھر میں کھڑی تھی بارش کی وجہ سے اسکا عبایا پوری طرح سے بھیگ چکا تھا وہ گم سم سی گھر میں داخل ہوئی تھی کے اسکو دیکھتے ہی ایک عورت اسکی طرف لپکی عقیدت میرا بچہ کہارہ گئی تھی تم کب سے تمھیں کال کر رہے ہیں تمہارا فون بھی بند ہے کتنی تیز بارش تھی تم کہارہ گئی تھی۔۔۔۔

وہ ادھیڑ عمر کی عام سی شکل کی عورت تھی جو غالباً اسکی ماں فضہ تھی جو بے اختیار اسکا ماتھا اور رخسار چوم رہی تھی۔۔۔

اسکو بھیگی ہوئی حالت میں دیکھ کر اسکے والد صاحب بھی پریشان ہو گئے۔۔

سید حسین شاہ وہ شہر کے بہت بڑے بزنس مین تھے وجیہہ شکل بارعب اور انتہائی پر کشش شخصیت کے مالک تھے

اور عقیدت حسین شاہ انکی اکلوتی اولاد کروڑوں کی جائیداد کی اکلوتی وارث تھی۔۔۔

امی میں کچھ دیر اکیلے رہنا چاہتی تھی اور میں نے ڈرائیور سے کہا بھی تھا کے وہ آپ لوگوں کو بتادے آپ پریشان نہ ہوں ماں باپ کو پریشان دیکھ کر عقیدت نے وضاحت دی . ۔۔۔

اچھا بیٹا تم فریش ہو جاؤ پھر ساتھ میں کھانا کھاتے ہیں حسین صاحب سے بیٹی سے مخاطب ہوتے ہوے کہا۔۔۔

اور وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

. . . .

وہ اپنی ہی سوچ میں گم سم گھر میں داخل ہوا تھا اور اپنے کمرے کی طرف جارہا تھا کے اچانک آواز پے وہ چونکا۔۔۔

آہاشایان بھائی آج تو بڑے خوش لگ رہے ہیں وہ پندرہ برس کی اسکی چھوٹی بہن عالیہ تھی

بڑی بڑی آنکھیں بھورے بال جنہیں اسنے نے اونچی پونی میں باندھ رکھا تھا وہ بلاشبہ

خوبصورت تھی جو بھائی کو چھڑنے والے انداز میں مخاطب کرتے ہوئے اسکے سامنے آئ

کیاہوا شایان بھائی لگتا ہے بھابھی ڈھونڈلی ہے اپ نے اسلئے اتنا مسکرا رہے ہیں۔۔۔

وہ بڑی بڑی آنکھوں والا جو ہو بہو بہن کے جیسی تھیں صاف سی رنگت دراز قد کا نوجوان

تھا جو بہت ہینڈسم تھا جو تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا جو اسکی شخصیت کو اور زیادہ پر

کشش بنارہا تھا۔۔۔۔

اپنی ہی سوچ میں گم تھا جب بہن نے پھر سے پکارا کہاں گم ہیں آپ بھائی بتائے نہ مجھے

کب ملوا رہے ہیں وہ اسی طرح اسکو چھیڑ رہی تھی کے کسی نے پیچھے سے

پکارا عالیہ تم پھر سے بھائی کو تنگ کر رہی ہو پیچھے سے سیڑھوں سے ایک

عورت آتی دکھائی دی جنہوں نے عالیہ کو پکارا ۔۔۔

وہ اڈھیڑ عمر کی عورت تھی جسکے چہرے پے عمر کے باعث ہلکی ہلکی جھریاں تھیں رابعہ انکی طرف آنے لگی۔۔۔

ماں کو دیکھ کر عالیہ کے چہرے کا رنگ بدلہ۔۔۔

نہیں امی میں کہاں تنگ کر رہی ہوں۔۔۔۔

عالیہ فورا جواب دیا۔۔۔

کوئی بات نہیں امی یہ تو میری چھوٹی سی گڑیا ہے یہ تنگ نہیں کرے گی مجھے تو ور کون کرے گا۔۔۔

شایان نے فوراماں سے کہا۔۔۔

اور پیار سے بہن کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔۔۔

رابعہ بہن بھائی کی محبت دیکھ کر دل ہی دل میں انکی بلائیں لینے لگی کے کہی انکی ہی نذر نہ لگ جائے انکے بچو کو۔۔۔۔۔۔

. امی میں فریش ہو لوں آپ پھر کھانا لگوا دیں ماں کو کہ کر شایان اپنے کمرے کی طرف

بڑھ گیا

. . . .

کھانے کی میز پر وہ سبکے ساتھ بیٹھی تھی لمبے بھورے بال اسکی قمر پر گر رہے تھے وہ ہلکے

نیلے رنگ کی سلوار قمیض میں ملبوس تھی وہ اب پہلے سے بہتر لگ رہی تھی کھانا کھاتے

ہوے حسین صاحب نے اس سے پوچھا بیٹا پڑھائی کسی چل رہی ہے۔۔۔

سہی چل رہی ہے بابا ۔۔۔

اسنے مسکراتے ہوے مختصر سا جواب وہ اب اسی ہی تھی مختصر سی بات کرتی تھی۔۔۔۔

جب وہ مسکراتی تو اسکے بائں گال پر ڈمپل پڑتا تھا وہ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی اور اسکی گال

کا ڈمپل اسکو مزید خوبصورت بناتا تھا۔۔۔

. . . . شایان

اپنے کمرے میں آئینے کے سامنے کھڑا شدت سے اس لڑکی کے بارے میں سوچ رہا تھا

جسے اسنے آج یونی کے گیٹ پی کھڑے دیکھا تھا سیاہ عبایا اور حجاب میں وہ لڑکی بلا کی قیامت

تھی اسکی سنہری آنکھوں پے وہ اپنا دل ہار بیٹھا تھا اور وہ اس بات کا اپنے دل میں اقرار بھی کر چکا تھا کھانا کھاتے ہوئے بھی وہ مسلسل اسکے بارے میں سوچ رہا تھا وہ کھانے کی میز پر ہو کر بھی وہاں موجود نہیں تھا وہ اب تک اسکی ان سنہری آنکھوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جنہیں اسنے آج ایک ہی نذر دیکھا تھا اور بس دیکھتا ہی رہ گیا تھا اور یہ سوچ رہا تھا جسے اسنے اتنے غور سے دیکھا اسنے تو ایک نظر بھی نہیں دیکھا اسے۔۔۔

لیکن لازم نہیں کے ہر بار وہی ہو جو ہم سوچ رہے ہوں

اسکو اس طرح کہی اور پا کر رابعہ نے پوچھا کیا سوچ رہے ہو شایان۔۔۔

ماں کی آواز پر وہ چونک گیا۔۔۔۔

اور اس سحر سے باہر آیا جس سے اب وہ کبھی باہر نہیں آنا چاہتا تھا۔۔۔۔

نہیں کچھ نہیں امی اسنے مختصر سا جواب دیا

اور سب کھانے میں مصروف ہو گئے ۔۔۔۔۔

. . . .

وہ آئینے کے سامنے کھڑا بہت غور سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ خود میں اسکا عکس دیکھ رہا ہو جیسے وہ ایک ہی نظر میں اس میں بس گئی ہو اس میں سما گئی ہو

جیسے ایک ہی نظر میں وہ اسکے وجود کا حصہ بن گئی ہو وہ خود بھی تو یہی چاہتا تھا اور اسنے اسکو خود میں بسا لیا وہ اسکی سنہری آنکھوں میں ہی کہی کھو سا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ایسے جیسے وہ چاہتا ہی نہیں تھا کہ ان دونوں میں سے کوئی بھی کبھی وہاں سے ہٹے۔۔۔

دیدار یار بھی عجب چیز ہے غالب۔۔۔

محبوب آنکھوں کے سامنے ہو تو بھی دل نہیں بھرتا

. . . .

شایان اس وقت اپنے آفس کے لئے بالکل تیار ناشتہ کر رہا تھا آج اسنے سیاہ جینز پر نیلی شرٹ پہن رکھی تھی اور سیاہ ہی کورٹ تھا ٹائی قدرے ڈھیلی تھی

وہ شہر کے ماہر آرکیٹیکٹ میں سے تھا جسنے خود اپنی محنت کے بل پر خوب نام کمایا تھا۔۔۔

ابھی وہ اب تک اس سنہری آنکھوں والی حسینہ کے سحر سے نہیں نکل پایا تھا

رات بھر اسکے بارے میں ہی سوچتا رہا تھا۔۔۔۔

اسکے بارے میں سوچتے ہوے وہ خود ہی ہنس دیتا

اور گھنی مونچھوں میں اسکا اوپر والا لب چھپ جاتا

یہ تو اب ہونا ہی تھا وہ اب تو چاہ کے بھی اسکے سحر سے نہیں نکل سکتا تھا

. . . .

عقیدت سیاہ عبایا اور سیاہ حجاب کیے یونیورسٹی کے لئے بالکل تیار تھی کے اسے حسین صاحب نے پکارا عقیدت بچے تیار ہو گئی چلو آج میں میرے بچے کو ڈراپ کر دونگا۔۔۔۔

لیکن بابا اپ نے تو آفس جانا ہے نہ میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤں گی۔۔۔

عقیدت نے قدرے تحمل سے جواب دیا۔۔۔۔

نہیں بچے کوئی بات نہیں آج دل چاہا کے اپنی جان کو خود ہی ڈراپ کر دوں۔۔۔۔

اوکے بابا میں اپنا بیگ لے کر آتی ہوں پھر ساتھ چلتے ہیں۔۔۔

عقیدت جواب دیتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ حسین صاحب کے ساتھ گاڑی میں بیٹھی تھی اور گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔۔۔۔۔

عقیدت پورا رستہ کسی گہری سوچ میں گم تھی کے اسے اندازہ بھی نہیں ہوا کے کب وہ یونیورسٹی پہنچ گئی۔۔۔

حسین صاحب کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔

عقیدت بچے ہم پہنچ گئے ہیں اپ نے جانا نہیں ہے۔۔۔۔

ارے ہاں بابا بس جا ہی رہی ہوں۔۔۔۔

حسین صاحب کو اللّہ حافظ کہ کر وہ اندر چلی گی۔۔۔۔

گیٹ سے اندر کی طرف ہر جگہ خوبصورت پودے لگے تھے۔۔۔

اور ہری ہری گھاس ہر طرف پھلی ہوئی تھی طلباء ٹولیوں کی صورت ادھر ادھر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

اسے ایک ہی شخص کی تلاش تھی۔۔۔۔

وہ ادھر ادھر غور سے دیکھ رہی تھی کے کسی نے اسے پیچھے سے پکارا۔۔۔۔

عقیدت میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔۔۔۔

عقیدت نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور اسے گلے لگا لیا۔۔

وہ عقیدت کی اکلوتی دوست ہانیہ تھی۔۔۔۔۔

جو سیاہ سلوار قمیض میں ملبوس سیاہ ڈوپٹہ اچھے سے سر پہ لئے ہوئے تھی وہ گہری سیاہ آنکھوں والی خوبصورت لڑکی تھی۔۔۔

جو عقیدت کی اکلوتی اور سب سے اچھی دوست تھی۔۔۔

وہ دونوں وہی پی ہی گھاس پر بیٹھ گئے۔۔۔

ان دونوں کی دوستی یونیورسٹی میں ہی ہوئی تھی لیکن ایک دوسرے پر اس طرح جان دیتی تھی جیسے ہمیشہ سے ایک دوسرے کے ساتھ رہی ہوں ایک دوسرے کا سہارا بن کر یونیورسٹی میں وہ لوگ لیلہ مجنو کی جوڑی کے نام سے مشہور تھے۔۔

دونوں ہمیشہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر یونیورسٹی میں گھومتی تھیں۔۔۔۔

کافی دیر گھاس پر بیٹھ کر وہ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتی رہی۔۔۔۔

پھر وہ لوگ کلاس کی طرف چل پڑی

لیکچر کے دوران عقیدت ہانیہ کے کندھے پر سر رکھ کر بیٹھی تھی۔۔۔

یہ اسکی شروع سے عادت تھی وہ ہمیشہ کلاس میں اسے ہی بیٹھا کرتی تھی۔۔۔۔۔

آج وہ بہت اداس سی تھی . ۔۔۔۔

چھٹی کے وقت دونوں گیٹ پی کھڑے اپنی اپنی گاڑی کا انتظار کر رہی تھیں اور تبھی ہانیہ نے پوچھا۔۔۔

عقیدت کیا ہوا ہے آج تم صبح سے پریشان ہو۔۔۔

مجھے لگا تم مجھے خود ہی بتا دو گی۔۔۔۔۔

نہیں ہانیہ میں کیوں پریشان ہوں گی۔۔۔

عقیدت نے رخ اسکی طرف سے ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

یہی تو میں پوچھ رہی ہوں میری جان مجھے تو بتاؤ کیا ہوا ہے۔۔۔

ہانیہ تم اسے ہی زیادہ سوچ رہی ہو میں بالکل بھی پریشان نہیں ہوں۔۔۔

عقیدت نے تحمل سے مسکراتے ہوے جواب دیا۔۔۔۔

وہ دیکھو تمہاری گاری آگئی ہے۔۔۔

عقیدت نے ہانیہ کو مخاطب کرتے ہوے کہا۔۔۔

ہانیہ اب بھی اسکی طرف سے مطمن نہیں تھی لیکن اسکو اللّٰہ حافظ کہ کر وہاں سے چلی گئی

۔۔۔

عقیدت کی گاری آج ذرا لیٹ ہو گئی تھی وہ اب بھی گیٹ پر ہی کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ آج بھی وہاں موجود تھا۔۔۔۔

اپنے محبوب کے دیدار کے لئے۔۔۔۔۔

وہ اپنی گاری میں بیٹھا آج بھی اسکو بہت غور سے دیکھ رہا تھا یہ سوچتے ہوے کے وہ تو جانتی بھی نہیں ہے کے اسکو کوئی اتنی شدت سے چاہنے لگا ہے ایک ہی نظر دیکھ کر۔۔۔۔

کل شایان کا اتفاق سے یہاں سے گزر ہوا تھا اور اسکو گاڑی خراب ہو گئی تھی۔۔۔۔

اور اس وقت اسنے پہلی بار عقیدت کو دیکھا تھا مگر آج وہ خود ہی یہاں آیا تھا۔۔۔۔

اسے اسکے گال پہ بڑتے ڈمپل کی وجہ سے نہیں ورنہ ہی اسکی خوبصورتی کی وجہ سے اس سے محبت ہوئی تھو۔۔۔

بلکہ اسے تو اسکے حجاب کی وجہ سے اس سے محبت ہو تھی وہ اسکی حجاب میں قید آنکھوں میں کہی کھو سا گیا تھا۔۔۔

اور وہ اسکی آنکھوں میں کھویا ہی رہنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ آج بھی یہی سوچ رہا تھا جس سے ایک ہی نظر میں اس سے اتنی محبت ہو گئی ہے اسے تو معلوم بھی نہیں کے کوئی اسے اس طرح یہاں سب کچھ چھوڑ کر دیکھنے کے لئے آسکتا ہے

۔۔۔

لیکن ہر لازمی تو نہیں جو ہم سوچیں وہی سہی ہو۔۔۔۔

عقیدت کی گاڑی آگئی تھی وہ اس میں بیٹھ کر اپنی منزل کی طرف جا چکی تھی وہ اب بھی وہاں بیٹھا اسکے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔۔۔۔

. . . .

اگلے دن عقیدت ورہانیہ یونیورسٹی میں ایک ساتھ بیٹھی تھیں وہ آج بھی سیاہ عبایا ور حجاب میں تھی دونوں ایک ساتھ کلاس کی جانب چل پڑی۔۔۔

ہانیہ تم چلو میں تھوڑی در لا ئبریری سے ہو کر آتی ہوں۔۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن جلدی آجانا۔۔۔

وہ لا ئبریری میں اکیلی ایک کرسی پے بے دلی سے کتاب ہاتھ میں لئے بیٹھی تھی کے کسی کی آواز پی چونکی۔۔

اسلام علیکم۔۔۔۔

اسنے سر اٹھا کے دیکھا تو سامنے

شہد کی رنگت جیسی آنکھوں والی لڑکی کھڑی تھی وہ سیاہ سلوار قمیض میں ملبوس تھی ور ہم رنگ ڈوپٹے سے خود کو ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔

وعلیکم سلام علیزے کیسی ہیں آپ۔۔۔

میں بکل ٹھیک اپ پہچان گئی مجھے۔۔۔

علیزے نے جواباً کہا۔۔۔

عقیدت نے اسکو کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جن اجنبیوں سے بات کرنے اے دل ہلکا ہو جائے انکو کیسے بھول سکتے ہیں۔۔۔۔

علیزے اسکی بات پر مسکرا دی۔۔۔

اپ آج بھی پریشان ہی لگ رہی ہیں۔۔۔

اور میں آج بھی وہی اجنبی بن کر ائی ہوں اپ بتا سکتی ہیں مجھے۔۔۔

علیزے نے عقیدت کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

پتا نہیں علیزے سمجھ نہیں آرہا کے اپنے ماضی سے بھاگنا چاہتی ہوں یا پھر اس ماضی کے اپنی طرف آنے پی خوش ہوں کچھ بھی سمجھ نہیں آرہی۔۔

عقیدت نے اداسی سے جواب دیا۔۔۔

اگر نہیں سمجھ پا رہی تو اللہ پی چھوڑ دو عقیدت وہ سب سہی کر دے گا۔۔۔

آپ سے ایک ور بات پوچھو علیزے۔۔۔

عقیدت نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جی بالکل۔۔۔

کیا محبت کرنا غلط ہے۔۔۔

علیزے نے اسکا دوسرا ہاتھ بھی اپنے ہاتھ میں لیا . .

عقیدت محبت کرنا کیسے غلط ہو سکتا ہے یہ تو اللہ کی صفت ہے۔۔۔

اللہ کو بھی تو اپنے محبوب سے اتنی محبت ہے کے اسکی خاطر پوری کائنات بنا دی۔۔۔

اپنے محبوب کی تعریف میں قرآن پاک نازل فرمایا۔۔۔

اللہ نے تو اپنے محبوب کے دیدار کے لئے اسے معراج پی بلایا۔۔۔۔

اب بتاؤ عقیدت محبت کرنا کیسے غلط ہو سکتا ہے۔۔۔

اور عقیدت محبت جب اللہ کسی کے دل میں پیدا کرتا ہے تو اسکو اپنے محبوب سے ملانے کا وسیلہ بھی خود ہی پیدا کرتا ہے۔۔۔

لیکن عقیدت محبت وہ نہیں ہوتی جو آج کل ہر دوسرے لڑکے یا لڑکی کو آے دن کسی نہ کسی سے ہو جاتی ہے یہ تو بہت پاکیزہ جذبہ ہے۔۔۔۔

اگر واقعی میں محبت اتنی پاکیزہ اور سچی ہوتی ہے تو پھر اتنی تکلیف کیوں ملتی ہے محبت لڑے والے کو۔۔۔۔

عقیدت نے پھر سے سوال کیا۔۔۔

عقیدت محبت قربانی مانگتی ہے اسکے لئے انسان کو اندر سے ٹوٹنا پڑتا ہے ورنہ اگر یہ ہر کسی کو اتنی آسانی سے مل جائے تو یہ محبت ہی کیسے ہوئی۔۔۔

اور اپ پریشان نہ ہوں عقیدت اگر واقعی اپکی محبت سچی ہے ور وہ شخص بھی اسکا حق دار ہے تو اللہ نے ضرور آپکو ور اسکو ملانے کا وسیلہ بھی بنایا ہو گا۔۔۔

اپکا بہت شکریہ علیزے اپ سے بات کر کے میں ہمیشہ بہت پر سکون ہو جاتی ہوں۔۔۔

پھر تو آپکو اللہ ؐ کا شکریہ ادا کرنا چاہیے جسنے مجھے آپکے لئے یہاں بھیجا۔۔۔

اچھا اب میری کلاس کا وقت ہو گیا ہے میں چلتی ہوں۔۔

علیزے نے گھڑی دیکھتے ہوے عقیدت سے کہا۔۔۔

. . . .

عقیدت لائبریری سے باہر نکلی تو ہانیہ سامنے سے آتی دکھائی دی۔۔۔

کونسی کتاب کے مطالعے میں اتنی مصروف ہو گئی تھیں اپ کے اپنی دوست کو بھی بھول گئی۔۔۔۔

ہانیہ نے عقیدت کو چھیڑنے والے انداز میں کہا۔۔۔

جو بھی تھی بہت خوبصورت تھی جس کو پڑھ کے میں اپنے سارے دکھ بھول گئی ۔۔۔

عقیدت نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔۔۔

اچھا جی اب چلیں پھر کلاس میں یا ابھی ارادہ ہے یہاں رکنے کا۔۔۔

ہانیہ نے عقیدت کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

ہہاں چلتے ہیں عقیدت نے بھی جواباً اسی طرح پیار سے اسکا ہاتھ زور سے تھام لیا۔۔۔

. . . .

اج بھی وہ دونوں ایک ساتھ یونیوسٹی کے گیٹ پی کھڑی تھیں عقیدت کی گاڑی آج تھوڑے فاصلے پی تھی وہ سڑک پار کرنے لگی تھی کے ایک دم سے اسکے سامنے گاری آتی دکھائی دی۔۔۔۔

اچانک کسی نے اسکا ہاتھ پکڑ کے اسکو کھینچا پیچھے سے اسے ہانیہ کے پکارنے کی آواز بھی آرہی تھی لیکن یہ سب اتنا اچانک ہوا کے اسکو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

تھوری دیر بعد وہ اپنے حواس میں واپس ای تو وہ سامنے کھڑا بہت پریشانی سے اس سے پوچھ رہا تھا آپکو لگی تو نہیں۔۔۔۔

ہانیہ بھی اب تک اسکے پاس آچکی تھی۔۔۔

عقیدت تم ٹھیک ہو چوٹ تو نہیں لگی لیکن وہ اب بھی اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اسکے لئے پانی لیا ہانیہ نے اسے اپنی گاڑی میں بیٹھایا اور پانی دیا۔۔۔

شایان اب قدرے فاصلے پر ہو گیا ور رخ موڑ لیا وہ اپنی محبت کو اب بھی اسی پردے میں ہی دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

عقیدت اب بھی بے دھیانی سے ہانیہ کے ہاتھ سے پانی پی رہی تھی۔۔۔

عقیدت کو گاڑی میں چھوڑ کر ہانیہ اسکی طرف ای۔۔

اپکا بہت شکریہ آپ نے میری دوست کی جان بچای۔۔

ہانیہ نے شایان کو دیکھتے ہوے کہا۔۔

انکا خیال رکھیے گا۔۔۔

شایان نے بس اتنا ہی کہا۔۔۔

اسکا خیال میں تو رکھو گی لیکن اب تو آپ بھی ہیں نہ۔۔

ہانیہ نے مسکراہٹ چھپاتے ہوے کھا۔۔

میں سمجھا نہیں شایان نے ہانیہ کو دیکھتے ہوے کہا۔۔۔

لیکن میں سمجھ گئی ہوں سب اپ اتنے دن سے یہاں

روزانہ میری دوست کو دیکھ رہے ہوتے ہیں میں سب سمجھتی ہوں۔۔۔

اپکی اک لوتی سالی ہوں۔۔۔

ہانیہ نے شرارت سے مسکراتے ہوے کہا۔۔۔

شایان بھی اب اسکو دیکھ لر مسکرانے لگا۔۔۔

ویسے میرا نام ہانیہ ہے اور اپکا؟؟

میرا نام شایان ہے سالی صاحبہ۔۔۔

شایان نے بھی جوابا اسی طرح مسکراتے ہوے کہا۔۔

ہانیہ گاڑی میں آکر بیٹھی تو دیکھا وہ اب بھی اسی طرح کھوئی ہوئی تھی۔۔۔

ہانیہ نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔

فکر مت کرو عقیدت اب بالکل ٹھیک ہو تم۔۔

وہ بھی اسکے لیے بہت پریشان تھی لیکن اسکو دکھا نہیں سکتی تھی ابھی۔۔۔

ہانیہ نی اسکو اپنی گاڑی میں ہی آج گھر چوڑا اور فضہ کو بھی سب بتادیا اپنی بیٹی کے بارے میں

سن کے وہ بہت پریشان ہو گئ۔۔

حسین صاحب بھی گھر آ گئے تھے۔۔۔

ہانیہ نے انکو شایان کے بارے میں بھی سب بتادیا تھا۔۔

عقیدت البتہ اب بھی ویسے ہی گم صم تھی۔۔۔

اگلے دن عقیدت یونی بھی نہیں ای تو ہانیہ سیدھا اسکے گھر چلی گئی۔۔

وہ اب بھی ویسے ہی گم سم اپنے کمرے میں بند تھی اسکی یہ حالت دیکھ کر فضہ بھی بہت پریشان تھی ہانیہ اسکے کمرے میں ای تو کمرے میں اندھیرا تھا اسنے سارے بلب آن کیے ور عقیدت کے ساتھ اسکے بیڈ پی بیٹھ گئی۔۔

اب بھی کل کی وجہ سے پریشان ہو۔۔

کوئی بات نہیں عقیدت وہ صرف ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ تھا۔۔

اور جہاں تک میں اپنی دوست کو جانتی ہوں وہ اتنی سی بات کو دل سے لگانے والی تو نہیں ہے۔۔

عقیدت نے بس ایک نظر اسکو دیکھا اور منہ دوسری طرف کر لیا۔۔

اچھا میں نے آنٹی سے پوچھ لیا ہے چلو ہم لوگ شاپنگ پی چلتے ہیں۔۔

میرا دل نہیں ہے ہانیہ۔۔

عقیدت نی اسی طرح منہ دوسری طرف کیے ہی جواب دیا۔۔

مادام آپ اے کسی نے پوچھا بھی نہیں بس یہ آرڈر ہے اور آپ چل رہی ہیں۔۔

ہانیہ نے الماری سے اسکا عبایا نکالا اور اسکو پکڑا دیا۔۔

عجیب زبردستی ہے۔۔۔

عقیدت نے اسکو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

جی بلکل وراب جلدی سے عبایا پہنیں اور چلیں میرے ساتھ۔۔۔

وہ دونوں مال میں تقریباً آدھے گھنٹے سے گھوم رہی تھیں لیکن عقیدت کا موڈ اب بھی ویسا ہی تھا وہ چپ چاپ اسکے ساتھ چل رہی تھی۔۔

عقیدت کو اس طرح دیکھ کر ہانیہ کو بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔

وہ دل ہی دل دعا کر رہی تھی کے اللہ پاک کچھ تو ایسا ہو جائے کے عقیدت کا موڈ اچھا ہو جائے۔۔

اسکی نظر ایک دم سامنے کھڑے شایان پی پڑی اور اسکو لگا شاید اسکی دعا قبول ہو گئی ہے

وہ عقیدت کو لئے اسکی طرف ہی جا رہی تھی کے شایان نے بھی ان دونوں کو دیکھ لیا۔۔۔

ہانیہ نے اسکو سلام کیا اسنے بھی اسکا مسکرا کر جواب دیا۔۔

شایان نے عقیدت کو بھی سلام کیا۔۔۔

اسنے البتہ صرف سر کے اشارے سے جواب دیا۔۔

وہ گرے رنگ کے تھری پیس سوٹ میں ملبوس تھا آج بھی ہمیشہ کی طرح تروتازہ اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔

شایان نے ان دونوں کو کافی کی پیش کش کی جو ہانیہ بہت دل سے قبول کرنے ہی والی تھی کے عقیدت نے منع کر دیا۔۔

ارے ایسے کیسے اتنے ڈیشنگ بندے نے تمہاری جان بچائی ہے اب شکریہ کے طور پر ہم کافی تو پی ہی سکتے ہیں نہ۔۔۔

ہانیہ نے شرارت سے مسکرا کر شایان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ تینوں اب کافی کے لئے ایک ٹیبل پر بیٹھے تھے ۔۔

کافی انے میں تھوڑی دیر تھی۔۔۔

شایان نے عقیدت کی طرف دیکھتے ہوے کھا

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔

میں واش روم سے ہو کے آتی ہوں ہانیہ یہ کہ کر وہاں سے چلی گئ۔۔

عقیدت میں آپکو بہت پسند کرتا ہوں اور میں اپکی بہت عزت بھی کرتا ہوں میں باقاعدہ آپکے گھر رشتہ لانا چاہتا ہوں لیکن مجھے اپکی مرضی زیادہ عزیز ہے

میں پہلے اپ سے جاننا چاہتا ہوں کیا اپ اس بات سے خوش ہیں آپکو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔۔۔

اور شایان احمد کے یہ الفاظ تو جیسے ہتھوڑے کی مانند عقیدت حسین شاہ کے کانوں میں لگ رہے تھے۔۔

وہ غصّے سے وہاں سے اٹھی ور باہر چلی گئی گاڑی تک پہنچ کر اسنے ہانیہ کو فون کیا۔۔

تم آرہی ہو یا میں اکیلی چلی جاؤں۔۔

ہانیہ تقریباً بھاگتے ہوے باہر ای اسنے عقیدت کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔۔

پورا رستہ وہ دونوں خاموش رہیں ہانیہ نے پہلے اسے گھر کے گیٹ پر چھوڑا اور پھر اپنے گھر کی طرف چل دی عقیدت نے اسکو اندر آنے تک کا نہیں کہا تھا۔۔

اور ہانیہ بھی جانتی تھی کے ابھی سہی وقت نہیں ہے اس لئے وہ بھی چپ چاپ اپنے گھر چلی گئی۔۔

عقیدت گھر میں داخل ہوئی ور سیدھا اپنے کمرے میں چلی گئی فضہ کچن میں تھیں اس لئے اسکے آنے کا پتا نہیں چلا۔۔

رات کا کھانا بھی اسنے اپنے کمرے میں منگوایا اور واپس یہ کہ کر بھجوادیا کے سر میں درد ہے اور وہ ابھی سونا چاہتی ہے کوئی اسکو ڈسٹرب نہ کرے وہ خود ہی کھانا کھالے گی جب دل ہو گا۔۔۔

صبح وہ یونی بھی نہیں گئی حسین صاحب اور فضہ نے پوچھا تو بس اتنا کھا آج دل نہیں ہے بس آرام کرنا چاہتی ہوں۔۔

اورانہوں نے بھی اس سے مزید کچھ پوچھنا مناسب نہ سمجھا اور اسکا اکیلا چھوڑ دیا۔۔۔

عقیدت کو یونی میں نہ پاکر ہانیہ بھی بہت پریشان ہوئی اور شام میں اسکے گھر جانے کا سوچا

۔۔

عصر قضا ہو چکی تھی۔۔۔

حسین صاحب کے بنگلے پر ہلکی ھلکی سیاہی چھائ ہوئی تھی۔۔

ہانیہ عقیدت کے گھر ای تو تھوڑی دیر وہ فضہ کے پاس بیٹھ گئی دل ہی دل میں یہ سوچ رہی تھی کے ابھی w

وہ اس سے کل کے واقعے کے بارے میں پوچھیں گی اور وہ پتا نہیں کیا جواب دے گی وہ جانتی تھی کے فضہ ایسی ماں نہیں ہے جو بچوں ورانکے دوستوں کی ہر بات میں ہمیشہ انکو روک ٹوک کریں لیکن پھر بھی وہ تھیں تو ماں ہی۔۔۔

اتنی دیر جب فضہ نے اسکا کوئی ذکر نہ کیا تو ہانیہ نے خود ہی پوچھ لیا کے عقیدت کیسی ہے

--

اوپر اپنے کمرے میں ہے جا کے مل لو اور جو بھی بات ہے اسکو سلجھا لو۔۔۔

فضہ نے عقیدت لے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کچن میں چلی گئیں ۔۔۔۔

ہانیہ عقیدت کے کمرے میں آئی تو وہ اپنے بیڈ پے خاموشی سے لیٹی ہوئی تھی اسکو کمرے میں آتے دیکھا تو رخ دوسری طرف پھیر لیا۔۔

ہانیہ بیڈ کے کنارے پے بیٹھی اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔۔

عقیدت نے کوئی مزاحمت نا کی۔۔

ابھی تک ناراض ہو عقیدت اب بھی خاموش رہی۔۔

یار مجھے نہیں پتا تھا کے تمہیں اتنا برا لگے گا ورنہ میں کبھی بھی سب کچھ جانتے ہوے کے اسکے دل میں تمہارے لئے کیا ہے اسکی کافی والی آفر قبول نہ کرتی۔۔

آئی ایم سوری۔۔۔

اچھا نہ اب معاف کر دو ادھر میری طرف تو دیکھو ہانیہ نے اسکا چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اپنی طرف کیا۔۔

عقیدت اب اٹھ کے بلکل سیدھی اسکے سامنے بیٹھی تھی۔۔

مجھے بھی نہیں بتاؤ گی کے ایسی کیا بات ہے کے تم اتنا زیادہ اپ سیٹ ہو گئی کیوں کے میں جانتی ہوں کے یہ ناراضگی صرف اس لئے تو نہیں ہے کے میں نے شایان کی مدد کی۔۔

ہانیہ نے اسکا ہتھ پکڑتے ہوے کہا۔۔

کیا بات ہے کیوں تم نے شایان کو اس طرح اگنور کیا۔۔

اتنا ہینڈسم تو ہے وہ۔۔

ہانیہ اب اسکو چھیڑنے والے انداز میں اس سے پوچھ رہی تھی۔۔

عقیدت نے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑایا اور اسکو دیکھتے ہوے کہا۔۔

جاننا چاہتی ہو میں نے کیوں اسکو ہاں نہیں کی کیوں میں اتنا زیادہ اپ سیٹ ہو گئی تو سنو۔۔

یہ ہینڈسم بندہ وہ ہے جسکو میں دن رات دعاؤں میں مانگا جسکا کی خاطر میں نجانے کتنی راتوں کو جاگتی رہی نجانے اسکے لئے میں نے اللہ کو کتنا ناراض کیا ہو گا کے میں جائے نماز پے بیٹھکر ان سے ایک نہ محرم کے لئے دعا کر رہی ہوں۔۔

اوراسنے مجھے ٹھکرادیایہ جانتے ہوے بھی کے میں کیا محسوس کرتی ہوں اسکے لئے۔۔۔

دوسال قبل۔۔۔

حسین صاحب کے بنگلے میں آج بھی گہما گہمی تھی ہر کوئی کسی نہ کسی کام میں مصروف تھا

۔۔

فضہ تو آج بہت خوش تھیں ہر طرف کسی نہ کسی ملازم کو کوئی نہ کوئی ہدایت دے رہی

تھیں انکی خوشی انکے چہرے پہ واضح تھی۔۔

آج اتنے سالوں بعد انکی سب سے اچھی وراکلوتی دوست انکے گھر آرہی تھیں جو شادی کے

بعد ہی

لندن چلی گئیں تھیں۔۔۔

انہوں نے تو شام کو آنا تھا لیکن فضہ نے ابھی سے سارا گھر سر پے اٹھا رکھا تھا۔۔

انکی خوشی کا تو کوئی ٹھکانا ہی نہ تھا۔۔

حسین صاحب بھی خوب واقف تھے اپنی بیگم کی دوست سے اس لئے وہ بھی جانتے تھے کے انکا خوش ہونا تو بنتا ہے۔۔

عقیدت البتہ آج پہلی بار ان سے ملنے والی تھی۔۔

لیکن ماں کی خوشی دیکھ کر تو وہ بھی بہت بے تاب تھی انکی دوست سے ملنے کے لئے۔۔

شام کو سب لوگ ہال میں ایک ساتھ بیٹھے تھے بہت سی پرانی باتیں بھی ہو رہی تھیں۔۔

ایک عورت صوفے پے فضہ کے ساتھ بیٹھی تھی حسین صاحب سامنے والے صوفے پے بیٹھے تھے انکے ساتھ ہی ایک بھورے بالوں والی تقر تقریباً بارہ برس کی لڑکی بھی بیٹھی تھی۔۔

رابعہ نے فضہ سے کھا اپنی بیٹی سے تو ملواو۔۔

کب سے میں اپنی بھانجی کا انتظار کر رہی ہوں کہاں چھپا کے رکھا ہے۔۔

بس وہ ابھی چائے لے کر آ رہی ہے۔۔۔

رابعہ نے کچن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

رابعہ تم اتنی ظالم ہو کے ہماری بچی سے کام کرواتی ہو

فضہ نے بھی چھیڑنے والے انداز میں کہا۔۔

نہیں یار میری مجال کے میں سید حسین شاہ صاحب کی اک لوتی بیٹی سے کام کرواؤں وہ بس صرف چائے لینے گئی ہے ۔۔

اور اس بات پر ہال میں زوردار قہقہ گونجا۔۔۔

لو جی آگئی آپ کی بھانجی۔۔

سامنے سے عقیدت حسین آتی دکھائی دی جواب کی عقیدت سے بلکل مختلف تھی۔۔

وہ بلیو جینز اور سفید شرٹ میں ملبوس تھی۔۔

سفید رنگ کی ہائی ہیلز پاؤں میں تھیں۔۔

وہ ہال میں آئی تو رابعہ بے اختیار اٹھی اسکو گلے سے لگایا۔۔

عقیدت بھی بہت محبت سے ان سے ملی۔۔

جیسے اسکی ماں نے اسکو بتایا تا وہ اس سے بھی زیادہ محبت کرنے والی تھیں۔۔

عالیہ کو بھی وہ بہت پسند آئی تھی دونوں کی بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی۔۔۔

عالیہ جو وہاں اکیلی بور ہو رہی تھی بڑوں میں اب خوش ہو گئی تھی۔۔۔

تمہارا بیٹا نہیں آیا ساتھ۔۔

فضہ نے رابعہ سے پوچھا۔۔۔

وہ بس تھوڑی دیر میں آجائے گا ابھی ابھی پاکستان آیا ہے تو بہت کام ہوتا ہے ابھی بزنس بھی تو سیٹ کرنا ہے اس لئے۔۔۔

رابعہ نے جواباً کہا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ ہال میں داخل ہوا تو عقیدت کی نظر سب سے پہلے اس پی پڑی اور بس وہ اسکو دیکھتی ہی رہ گئی۔۔

وہ اس وقت بھی اب جیسا ہی تھا۔۔

تھری پیس سوٹ میں ملبوس بال جیل سے سیٹ کیے ہوے کلای میں گھڑی وہ ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔

لو فضہ آگیا تمہارا بھانجا۔۔

اسکو دیکھ کر رابعہ فضہ سے مخاطب ہوئی۔۔۔

فضہ بھی اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔۔

وہ حسین صاحب سے گلے ملا فضہ نے بھی اسکو سر پر پیار کیا عقیدت کو سلام کرنے کے بعد

وہ رابعہ کے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

ڈنر کرنے کے بعد وہ سب رات کو چلے گئے

فضہ اور حسین صاحب بھی اپنے کمرے میں سونے کے لئے چلے گئے۔۔

عقیدت اپنے کمرے میں بیڈ پے کروٹ لئے لیٹی تھی نیند تو دور دور تک اسکی آنکھوں میں کہیں نہ تھی۔۔

وہ بے اختیار اسکے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔۔

رات کی سیاہی میں چاند آسمان پر پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا اور عقیدت کی خوشی میں شریک تھا

سوچتے سوچتے رات کے کسی پہر نیند اس پر مہربان ہو گئی۔۔۔

وہ سوتے ہوے کسی پری کی مانند لگ رہی تھی جو آسمان سے زمین پر اتر آئی ہو۔۔

آسمان پر چاند بھی اس پری کو تک رہا تھا۔۔۔

. . . .

اگلی صبح وہ سب کے ساتھ ناشتہ کرنے کے لئے میز پے تھی سیاہ جینز اور سرخ شرٹ میں ملبوس پاؤں میں سیاہ ہیلز پہنی ہوئی تھیں لمبے بال کھلے چھوڑے تھے۔۔

وہ بے دھیانی سے اپنی پلیٹ میں چمچ ہلا رہی تھی جب کے آملیٹ کو اسنے چکھا تک نہیں تھا ۔۔

فضہ کچن سے پانی لینے گیں تو حسین صاحب نے اس سے گویا ہوے۔۔

عقیدت بچے کیا سوچ رہی ہو کب سے کھانا بھی نہیں کھا رہی آپ۔۔۔

بابا آپکو شایان کیسا لگا۔۔۔

حسین صاحب کے مخاتب کرنے پر بے اخ تیار اسکے منہ سے نکلا۔۔

فضہ بھی پانی لے کر آچکی تھیں۔۔

بیٹا اب تک تو وہ مجھے صرف اچھا لگا تھا لیکن اب بہترین لگا کیوں کے وہ میری جان کی پسند ہے . ۔۔

فضہ کی تو خوشی کا کوئی ٹھکانا ہی نہ تھا۔۔

بس تو پھر میں رابعہ سے بات کرتی ہوں۔۔۔

ارے نہیں امی میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔

عقیدت یوں اچانک اقرار پے پریشان ہو گئی جو بات وہ اب تک سہی سے خود سے نہیں کہہ سکی تھی اور ماں باپ کے سامنے کہہ دی۔ ۔۔

ارے بیٹا اپ پریشان نہ ہو ہمیں اپکی اس پسند پی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

عقیدت کو اس طرح پریشان دیکھ کر فضہ نے اسے تسلی دی۔۔۔

دو دن بعد عقیدت کی سال گرہ تھی۔۔

حسین صاحب کے بنگلے پر خوب دھوم دھام تھی انکی اک لوتی بیٹی کی سال گرہ تھی عقیدت کی سال گرہ ہر سال ہی بہت دھوم دھام سے منای جاتی لیکن اس بار زیادہ ہی دھوم مچی تھی کیوں کے اس بار فضہ اور حسین صاحب نے رابعہ سے بات کرنے کا بھی سوچا تھا۔۔

رابعہ ویسے بھی فضہ کی بہت اچھی دوست تھی اور اپنی بیٹی کی خاطر انہوں نے خود پہل کرنے میں کوئی برائی نہ سمجھی۔۔

. . . .

عقیدت آج گولڈن رنگ کی میکسی میں ملبوس بالوں کا جھوڑا بنائے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

رابعہ اور انکے بچے بھی آچکے تھے شایان نیلے رنگ کے تھری پیس صوٹ میں ملبوس بال جیل سے سیٹ کیے ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

کیک کٹ ہونے کے بعد جو چند مہمان تھے انہوں نے کھانا کھایا اور روانہ ہو گئے۔۔

عقیدت بھی اپنے کمرے میں چینج کرنے چلی گئی۔۔

شایان کو کام سے افس جانا پڑا۔۔

البتہ رابعہ اور عالیہ فضہ اور حسین صاحب کے ہمراہ ہال میں موجود تھیں۔۔

رابعہ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔

فضہ نے رابعہ کو مخاتب کیا۔۔

بلکہ تم سے کچھ مانگنا ہے۔۔۔۔۔۔۔

ارے فضہ ہم میں یہ اجازت لینا کب سے آگیا تم پورے حق سے مانگو میں تمہیں اگر دے سکی تو ضرور دونگی

رابعہ دراصل مجھے اپنی عقیدت کے لئے شایان بہت پسند ہے۔۔۔

ارے فضہ تم نے تو میرے دل کی بات کہ دی میں خود شایان سے اس بارے میں مشورہ کر کے تم سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔

رابعہ کو تو جسے موقع مل گیا تھا اپنی خوشی کے اظہار کا۔۔۔

تم فکر مت کرو میں جلد از جلد شایان سے بات کرتی ہوں۔۔۔

امی اسکا مطلب عقیدت آپی . . . .

میری بھابھی بنیں گی کتنا مزہ آے گا نہ۔۔۔

واپسی پر گاڑی میں بیٹھے عالیہ نے بہت گرم جوشی سے ماں سے کہا۔۔

ہاں بیٹا بہت مزہ آے گا بس تم دعا کرو شایان مان جائے۔۔

انشااللہ امی بھائی ضرور مان جائیں گے عقیدت اپی ہیں ہی اتنی اچھی۔۔۔

. . . .

اگلی صبح رابعہ کے گھر پر بہت خوش گوار اتری تھی سب لوگ ناشتے کے لئے کھانے کی میز پر موجود تھے۔۔۔

شایان بھی افس کے لئے تیار تھا۔۔۔

شایان بیٹا مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے۔۔۔

ناشتہ کرتے رابعہ نے شایان کو مخاتب کیا۔۔

جی امی کہیں۔۔۔۔

بیٹا تمہیں عقیدت کسی لگی ہے۔۔۔۔۔

ماں کے اس اچانک سوال پر شایان کی پریشانی واضح ہوئی۔۔۔

امی میں سوچ رہا تھا کے شام میں فضہ انٹی کی طرف چلتے ہیں آپ تیار رہنا میں شام میں اپ دونوں کو پک کر لوں گا۔۔۔

یہ کہ کر شایان افس کے لئے نکل گیا۔۔۔

رابعہ بھی اسکے اس طرح کے جواب پر شش وپنج میں مبتلا ہو گئی تھیں۔۔۔

شام میں سب لوگ حسین صاحب کے گھر پر موجود تھے۔۔

عقیدت کچن سے چائے لانے گئی تھی ۔۔۔

انٹی میں آپ سے اور انکل سے کچھ کھنا چاہتا ہوں سب کو شایان نے اپنی طرف متوجہ کیا

۔۔۔

جی جی بیٹا کہو۔۔

حسین صاحب نے بہت خوش دلی سے جواب دیا۔۔

عقیدت بھی کچن سے چائے کی ٹرالی لئے اب انکی طرف بڑھ رہی تھی ۔۔

وہ سب ابھی اسکی طرف متوجہ نہ تھے۔۔۔

انٹی میں عقیدت سے شادی نہیں کر سکتا۔۔۔

شایان کے ان الفاظ نے گویا ہال میں موجود سب کے سر پر بم پھوڑ دیا۔۔

عقیدت ان سے آگے کچھ نہ سن سکی اور اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی کمرے میں جا کر

فورا وضو کیا ور جائے نماز پر بیٹھ گئی۔۔۔

اوراللہ کے حضور رو روکر دعا مانگنے لگی لے اللہ اسکے لئے شایان کے دل میں محبت دال دے۔۔

اسکے لئے اسکا دل نرم کردے اوراسی طرح وہ پوری رات نماز پر ہی بیٹھی رہی باہر بھی نہ نکلی۔۔

انٹی عقیدت بہت اچھی ہے لیکن مجھ میں وراس میں بہت فرق ہے وہ کبھی بھی میرے ساتھ ایڈجسٹ نہیں کرسکے گی میں اسکی بہت عزت کرتا ہوں ورمیں نے کبھی عقیدت کے بارے میں ایسا کچھ نہیں سوچا۔۔۔

دل ہی دل میں وہ بھی عقیدت کے جذبات سے واقف تھا وہ جانتا تھا کے وہ اسکو بہت ہرٹ کررہاہے لیکن وہ اسکو ساری زندگی ہرٹ کرنے کے حق میں تھا۔۔۔

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

موجودہ دن۔

اب بتاؤ ہانیہ کیا اب بھی تم یہی چاہتی ہو کے میں اسکو ہاں کر دوں عقیدت کی سنہری آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔۔۔۔۔۔

تیرے ہجر کا احترام تو دیکھ۔۔۔۔۔۔

میرے آنسو . بھی قطار میں نکل رہے ہیں

ہانیہ نے اسکا ہاتھ پکڑا اور کھا جسکے ہجر میں اتنی طاقت ہے کے وہ تمہیں تمہارے رب کے اتنے قریب لے آیا تو اسکا ھمسفر بن کے زندگی گزارنا کتنا حسین ہو گا

اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔

عقیدت اب بھی ویسے ہی گہری سوچ میں تھی ماضی کی یادوں میں تھی۔۔۔۔

اگلی صبح ہانیہ یونی نہیں آسکی عقیدت سیدھا لایبرری کی طرف گئی تھی وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنی پریشانی کو دور کرنے کے لئے یہاں ای تھی آج بھی وہ اس وقت ہی آئی تھی جب علیزے وہاں آتی تھی

علیزے نے اسکو لایبرری میں دیکھا تو اسکی طرف آگئی سلام کرک اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی

۔۔

لگتا ہے آج پھر سے اس اجنبی کی ضرورت پڑ گئی ہے آپکو۔۔

علیزے نے اسکو چھیڑتے ہوے کھا .

وہ آج سیاہ سلوار قمیض اور میں ملبوس تھی اور سیاہ ڈوپٹے سے خود کو اچھے سے ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔

اعقیدت اسکو دیکھ کر مسکرا بھی نہ سکی۔۔

علیزے آپ نے اس دن مجھ سے کہا تھا کے اللہ جب بہ کسی کے لئے آپ کے دل میں محبت ڈالتا ہے تو اس سے ملانے کا وسیلہ بھی خود بناتا ہے۔۔۔

جی بلکل ایسا ہی ہے

علیزے نے مختصر سا جواب دیا۔۔۔

عقیدت پھر سے گویا ہوئی۔۔

علیزے اگر ایسا ہے تو اللہ نے اسے اس وقت میرا محرم کیوں نہیں بنایا جب میں نے رو رو کر اس سے اس شخص کو دعاؤں میں مانگا تھا۔۔۔

دیکھیں عقیدت اللہ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے ہو سکتا ہے کچھ ایسا ہونا ابھی باقی ہو جو آپ دونوں کے لئے بہت ضروری تھا اور عقیدت محبت ہمیشہ آنسو مانگتی ہے یہ درد بھی دیتی ہے اسکی دوا بھی یہ انسان کو عرش تک لے جاتی ہے اور پھر عرش

والے تک اور اللہ ّ کبھی بھی اپنے کسی نیک بندے کے نصیب میں کوئی غلط شخص نہیں لکھتا

اور اگر اپکی محبت آپکو اتنی آسانی سے مل جاتی تو آپکو اسکی شدت کا احساس کیسے ہوتا۔۔۔

عقیدت آپکو اپنا اور اسکا معاملہ اللہ ّ پر چھوڑ دینا چاہیے اور اگر اللہ ّ اس شخص کو پھر سے اپکی زندگی میں لایا ہے تو یہ بھی اسکی اپنی ہی مرضی ہو گی۔۔

آپکو اللہ ّ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔۔۔

اپکا بہت شکریہ علیزے اپ سے مل کر ایک بار پھر مجھے اپنا جواب مل گیا ہے۔۔۔

وہ ایسی ہی تھی جب بھی اس سے ملتی تھی ہمیشہ

ہی اسکو اسی طرح مطمئن کر دیتی تھی۔۔۔

عقیدت اب بہت پرسکون تھی وہ جانتی تھی اب اسکو کیا کرنہ ہے۔۔۔

عقیدت واپسی پر گیٹ میں کھڑی تھی کے شایان اسکے قریب آتا دکھائی دیا۔۔۔

عقیدت پلیز میری بات سن لیں ایک بار اسکے بعد جو اپکا فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا۔۔۔

جی بلکل شایان مجھے بھی آپ سے بات کرنی ہے تھوڑی دیر بعد دونوں یونی کے سامنے والے کیفے میں موجود تھے۔۔

شایان کیا آپ اب بھی اپنی کہی گئی بات پر قایم ہیں قیدت نے خود ہی بات کا آغاز کیا ۔۔

جی عقیدت میں اب بھی یہی کہوں گا کے میں اپکا محرم بننا چاہتا ہوں ۔ ۔۔۔

اگر میں اپ سے یہ کہوں شایان کے میں وہی عقیدت حسین شاہ ہوں جسے آپ نے دو سال پہلے ٹھکرا دیا تھا اسکے جذبات سے واقف ہوتے ہوے بھی تب بھی آپ یہی کہیں گے۔۔

شایان کے چہرے پے موجود اطمینان میں ذرا سا بھی فرق نہ پڑا۔۔

عقیدت میں ہمیشہ سے آپکے جذبات سے واقف تھا اور میں انکی قدر بھی کرتا تھا اب بھی بہت قدر ہے اور مجھے آپکے یا اپنے ماضی سے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا

میں اس وقت آپکو اس لئے منع کیا تھا کیوں کہ

میں نے ہمیشہ تب آپکو صرف عزت کی نگاہ سے دیکھا میں نے آپکے بارے میں کبھی ایسا نہیں سوچا تھا۔۔

اور میں نے اس عقیدت سے محبت کی ہے جو میرے سامنے ہے اور میں اتنا ہی پاکیزہ رشتہ تم سے جوڑنا چاہتا ہوں جتنی کے تم خود ہو۔۔۔

اور میں بہت جلد آؤں گا تمہیں ہمیشہ کے لئے اپنے ساتھ لینے۔۔۔

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔۔

آج حسینصاحب کے گھر پر ایک بار پھر بہت خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔۔

ہر طرف گھر میں بہت رونق تھی۔۔۔

آج فضہ اور حسین صاحب بھی بہت خوش تھے وہ اپنی اکلوتی بیٹی کی ذمہ داری پوری کرنے والے تھے۔۔

شام میں شایان اپنی والدہ اور بہن کے ہمراہ حسین صاحب کے گھر میں موجود تھا۔۔۔

شایان کی والدہ نے عقیدت کو منگنی کی انگوٹھی پہنائی وہ آج گولڈن رنگ کے فراق میں

ملبوس تھی ڈوپٹے سے گھونگھٹ لئے چہرہ ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔

دو ہفتے بعد دونوں کا نکاح تھا اور رخصتی تین ماہ بعد ہونی تھی عقیدت کے امتحان ہونے کے

بعد۔۔۔

دو ہفتے بعد۔۔۔

آج عقیدت اور شایان کا نکاح تھا سب مہمان بھی حسین صاحب کے گھر آ چکے تھے۔۔

عقیدت سلور رنگ کے کام دار جوڑے

میں ملبوس تھی جو نظر لگ جانے کی حد تک حسین لگ رہی تھی چہرے پہ گھونگھٹ تھا

شایان بھی اپنی والدہ ور بہن کے ہمراہ وہاں موجود تھا

وہ سفید سلوار قمیض اور سیاہ کوٹ میں ملبوس ہمیشہ کی طرح ہینڈ سم لگ رہا تھا۔۔۔

دونوں ایک کمرے میں مہمانوں کے ہمراہ موجود تھے درمیان میں ایک پردہ حائل تھا۔۔

مولوی صاحب نے پہلے شایان سے پوچھا اور اسکے بعد عقیدت کی طرف آئے۔۔۔

وہ مولوی صاحب کے پوچھنے پر قبول ہے کہہ رہی تھی اور یہ الفاظ شایان کے دل تک جا رہے تھے آج اسکی زندگی کا سب سے بڑا دن تھا آج وہ اپنی محبت کو پا چکا تھا آج اسکو اپنا محرم بنا چکا تھا آج سے وہ اسکے لئے سب کچھ تھی۔۔

نکاح کے بعد دونوں کو ایک ساتھ سٹیج پر بٹھایا گیا۔۔۔

فضہ اور رابعہ مہمانوں کی طرف چلی گئیں۔۔۔

حسین صاحب بھی اب وہاں سے ہٹ گئے تھے۔۔۔۔

اب وہ دونوں صرف وہاں تھے .

شایان نے عقیدت کا ہاتھ پکڑا اس طرح اچانک ہاتھ پکڑے جانے پر عقیدت گھبرا گئی کیا کر رہے ہیں شایان کوئی دیکھ لے گا۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ پیچھے کرنے لگی جو محبت بھری مضبوطی سے شایان کے ہاتھوں میں تھا۔۔۔

دیکھتا ہے تو دیکھ لے بیوی ہو اب تم میری حق ہے میرا۔۔۔

شایان مے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

اور اب بھی اسکا ہاتھ پکڑے رکھا۔۔۔

ویسے عقیدت جنتیں کتنی ہیں۔۔۔

شایان نے سامنے دیکھتے ہوئے عقیدت سے پوچھا۔۔۔

آٹھ ہیں۔۔۔۔۔۔۔

عقیدت نے مختصر سا جواب دیا۔۔۔

ایک اور بھی تو ہے۔۔۔۔

شایان نے سامنے دیکھتے ہوے ہی کہا۔۔۔

عقیدت بے اختیار اسکی طرف مڑی۔۔۔

کونسی؟؟

تم میرے بچوں کی جنت . ۔۔۔

شایان نے معصومیت سے مسکراتے ھوے کہا . ۔۔۔

شایان اپ کتنے مذھبی طریقے سے فلرٹ کر رہے ہیں

وہ سامنے دیکھتے ہوے بولی۔۔۔

شایان اب مسکراہٹ لبوں تلے دبابے سامنے دیکھ رہا تھا

گھنی مونچھوں سے اسکا اوپر والا لب چھپ گیا تھا

عقیدت اسکی طرف دیکھنے لگی تو آواز پر وہ چونک گئی۔۔۔

ارے واہ بھائی جیجو کے آتے ہی اپ تو ہمیں بھول گئی۔۔

وہ ہانیہ تھی جواب ان دونوں کے سامنے بیٹھی تھی۔۔

چلیں جیجو نیگ نکالیں۔۔۔

اسنے شایان کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔

ارے سالی صاحبہ نیگ کس بات کا یہ تو شادی پی ہوتا ہے نکاح پی نہیں۔۔۔

سوچ لیں اگر نہیں دینا تو پھر میں اپنی دوست کو اپنے ساتھ لے جاتی ہوں۔۔۔۔

یہ لیں سالی صاحبہ سب رکھ لیں بس میری بیوی کو کہیں نہ کے جایں۔۔۔

شایان نے پورا والٹ اسکی طرف بڑھا کر کھا۔۔۔

ہانیہ تو ہانیہ عقیدت بھی حیران ہو گئی۔۔۔

کتنا خوبصورت لگا تھا اسکا یوں "میری بیوی" کہنا۔۔۔۔۔

ایک ماہ بعد۔۔۔

آج عقیدت اپنے والدین کے ہمراہ شایان کے گھر پر موجود تھی۔۔

فضہ ان سب کو دعوت پر بولیا تھا۔۔

وہ آج پہلی بار انکے گھر ای تھی اس لئے تھوڑی سی کنکنفیوژ تھی اور بڑوں میں بیٹھ کر بور بھی ہو رہی تھی۔۔۔

شایان بھی اسے کہیں نظر نہ آیا تھا۔۔۔

عالیہ اسکو اپنے کمرے میں لے ای اور بہانے سے اسکو اکیلا چھوڑ کے باہر چلی گئی۔۔۔

اسکے جاتے ہی شایان کمرے میں داخل ہوا۔۔۔۔

اسکو یوں کمرے میں دیکھ کر اسکا دل زور زو سے دھڑکنے لگا۔۔۔اسکو سلام کرنے کے بعد اسنے اپنی جیب سے ایک سونے کا لاکٹ نکالا اور اسکو خود ہی پہنا دیا

کیسا لگا۔۔۔۔

پہنانے کے بعد اسنے عقیدت کو آئینے کے سامنے کھڑا کر کے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

آپکو کیسا لگا۔۔۔۔

وہ بس اس سے اتنا ہی کہہ سکی اور شرم سے نظریں جھکا لیں۔۔۔

شایان نے اسے شانوں سے پکڑ کر اپنی طرف کیا اور اسکو دیکھتے ہوے کھا۔۔۔

اب تک تو مجھے بس ٹھیک لگا تھا لیکن اب یہ مجھے دنیا میں سب سے زیادہ خوبصورت لگ رہا ہے کیوں کے اسے دنیا کی سب سسے حسین اور پاکیزہ لڑکی کو پہنایا ہے میں نے۔۔۔

عقیدت کی جھکی نظریں مزید جھک گئیں۔۔۔

شایان نے اسکے چہرے کو تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا اور کھا تم کچھ بول کیوں نہیں رہی میں ہی کب سے بول رہا ہوں۔۔۔۔

میں کیا بولوں مجھے شرم آرہی ہے۔۔۔

یہ کہ کے اسنے چہرہ دوسری طرف کرلیا۔۔۔

ارے شرم کیوں آرہی ہے مجھے تو بلکل بھی نہیں آرہی

شایان نے شرارت سے کہا۔۔۔

آپ بے شرم ہیں کیا۔۔۔۔

شایان کی بات سن کر عقیدت کے منہ سے بے اختیار نکلا

ہاں شاید بلکہ میں تو بہت بیشرم ہوں۔۔۔

اسنے ہنس کر عقیدت کو دیکھتے ہوے کہا۔۔۔

عقیدت کے لئے اسکی آنکھوں میں دیکھنا مشکل ہو رہا تھا اسنے پھر سے چہرہ جھکا لیا۔۔۔۔

شایان نے اسکو چہرہ تھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا اور اسکی پیشانی اور رخسار کو چوما۔۔۔۔

میں اس دنیا میں سب سے زیادہ تم سے محبت کرتا ہوں عقیدت تم میرے دل کی ملکہ ہو

تمہیں پتا ہے جب میں نے تمہیں پہلی بار یونی کے باہر دیکھا تھا میں نے اس وقت ہی سوچ

لیا تھا کے تم صرف میری ہو تمہیں اللہ نے صرف شایان علی کے لئے بنایا ہے تم میرے

لئے بہت قیمتی ہو۔۔۔

شایان کا یوں اظہار سن کر عقیدت نے بے اختیار اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔۔

میں بھی اپ سے بہت محبت کرتی ہوں شایان آپ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں کیوں کے

اللہ نے آپکے لئے میرے دل میں محبت ڈالی اور آپکو میرا محرم بھی بنایا۔۔

یہ بہت پسند ہیں مجھے۔۔. ۔۔

اسکی گھنی مونچھوں کو اسنے چھو کر کہا۔۔۔

وہ اب اس سے دور ہوئی اظہار تو اسنے کر لیا تھا لیکن اب شرم سے اس سے نظریں نہیں ملا

پا رہی تھی۔۔۔

شایان نے اسے اپنے حصار میں لیا اور پھر سے اسکی پیشانی کو چوما . ---

بس عقیدت اب جلدی سے میرے پاس آ جو مجھے تو یہ دو ماہ بھی صدیوں کے برابر لگ رہے ہیں . ---

تمھیں پتا ہے میں نے تو سوچ لیا ہے ہمارے چھ بچے ہوں گے----

شایان کی بات سن کر عقیدت بے اختیار پیچھے ہوئی---

جی نہیں ہمارے صرف دو بچے ہونگے اور انکے نام بھی میں ہی رکھوں گی---

عقیدت نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوے کھا---

اچھا کیا نام رکھو گی----

میں نہ ہماری بیٹی کا نام منت شایان اور بیٹے کا نام حمزہ شایان رکھو گی-----

شایان نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوے کہا---

"جو حکم میرے دل کی ملکہ 💖"

ختم شد

Novel Hi Novel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول پر

Www.NovelHiNovel.Com

Novel Hi Novel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول کی ویب سائیٹ یا "صداقت آن لائن ڈائجسٹ، صائمہ آن لائن ڈائجسٹ یا سپر ریڈنگ میٹریل میں بھی دینا چاہتے ہیں تو بھی رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

Www.NovelHiNovel.Com

NovelHiNovel

NovelHiNovel@Gmail.Com

Support@NovelHiNovel.Com

03155734959